روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 16مارچ 2011ء 10ربیع الثانی 1432 ہجری 16/امان 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 62

نہ بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے

اس نے جواب دیا کہ ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے۔ میرا رب نہ بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے۔ (طٰہٰ:53)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا آسمان وزمین کا نور ہے۔ یعنے ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے۔ خواہ وہ ارواح میں ہے۔ خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے خواہ خارجی۔ اسی کے فیض کا عطیّہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔ وہی تمام فیوض کا مبدء ہے اور تمام انوار کا علّت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی کی ہستی حقیقی تمام عالم کی قیوم اور تمام زیروزبر کی پناہ ہے وہی ہے جس نے ہریک چیز کو ظلمت خانۂ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہٖ واجب اور قدیم ہو۔ یا اس سے مستفیض نہ ہو بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں۔ یہ تو عام فیضان ہے جس کا بیان آیت اللّٰہ نور السمٰوات والارض میں ظاہر فرمایا گیا۔ یہی فیضان ہے جس نے دائرہ کی طرح ہریک چیز پر احاطہ کر رکھا ہے جس کے فائز ہونے کے لئے کوئی قابلیت شرط نہیں۔ لیکن بمقابلہ اس کے ایک خاص فیضان بھی ہے جو مشروط بشرائط ہے اور انہیں افراد خاصہ پر فائض ہوتا ہے جن میں اس کے قبول کرنے کی قابلیت واستعداد موجود ہے۔ یعنی نفوسِ کاملہ انبیاء علیہم السلام پر جن میں سے افضل واعلیٰ ذات جامع البرکات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ دوسروں پر ہرگز نہیں ہوتا اور چونکہ وہ فیضان ایک نہایت باریک صداقت ہے اور دقائق حکمیہ میں سے ایک دقیق مسئلہ ہے۔ اس لئے خداوند تعالیٰ نے اول فیضان عام کو (جو بدیہی الظہور ہے) بیان کر کے پھر اس فیضان خاص کو بغرض اظہار کیفیت نور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ایک مثال میں بیان فرمایا ہے کہ جو اس آیت سے شروع ہوتی ہے۔ مثل نورہ کمشکوٰۃ .... الخ اور بطور مثال اس لئے بیان کیا کہ تا اس دقیقۂ نازک کے سمجھنے میں ابہام اور دقت باقی نہ رہے۔ کیونکہ معانی معقولہ کو صور محسوسہ میں بیان کرنے سے ہریک غبی وبلید بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ (براہین احمدیہ چہار حصص، روحانی خزائن جلد1 ص 191)

دونفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم ازکم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

ماہرامراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر مورخہ 20 مارچ 2011ء کو صبح 11:00 بجے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں ۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم منصور احمد صاحب۔ سیکرٹری اجتماع جرمنی

خدام الاحمدیہ جرمنی کا 31 واں سالانہ اجتماع

محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو اپنا 31 واں سالانہ اجتماع مورخہ 17 تا 19 ستمبر 2010ء بمقام بادکروئسناخ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اجتماع گاہ میں تیاری کا باقاعدہ آغاز 13 ستمبر مکرم ناظم اعلیٰ صاحب نے دعا کے ساتھ کیا۔ اجتماع گاہ کی تیاری میں مختلف شعبہ جات کے ٹینٹ لگانا، کھیلوں کیلئے گراؤنڈز کی تیاری وغیرہ شامل تھا۔ اجتماع گاہ کے وقارعمل کا پلان پہلے ہی زونل قائدین کو بھجوا دیا گیا تھا جس کے مطابق دور اور نزدیک کی مجالس سے خدام وقارعمل میں شمولیت کے لئے اجتماع گاہ میں آتے رہے۔ چونکہ خدام سالہا سال سے جلسہ سالانہ اور اجتماعات کے وقار عمل کی وجہ سے کافی مہارت حاصل کر چکے ہیں اس لئے وقارعمل کا کام مقررہ وقت میں مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ 16 ستمبر کو محترم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ہمراہ اجتماع گاہ کی تیاریوں کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر محترم نیشنل امیر صاحب نے ناظمین کو ان کے شعبہ جات کے بارہ میں مختصر ہدایات بھی دیں نیز کارکنان کے ساتھ کھانا بھی تناول کیا۔

پہلا دن

اجتماع کا آغاز نماز جمعہ کے ساتھ ہوا۔ نماز جمعہ ایک بجکر تیس منٹ پر مشنری انچارج محترم حیدر علی ظفر صاحب نے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور کا خطبہ جمعہ اجتماع گاہ میں لگائی گئی بڑی سکرین پر شاملین اجتماع نے لائیو دیکھا اور سنا۔ خطبہ جمعہ کے بعد سالانہ اجتماع کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ اپنے افتتاحی خطاب میں محترم نیشنل امیر صاحب نے 28 مئی کو ہونے والے سانحہ کے بعد اپنے سفر لاہور کے واقعات سنائے۔ شہداء کے خاندانوں کے تاثرات تصویری اور تقریری شکل میں حاضرین کے سامنے رکھے اور ہم سب کو بحیثیت خادم ان شہداء جیسے اوصاف پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ افتتاحی تقریب کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔ اس کے معاً بعد لوائے خدام الاحمدیہ لہرانے کی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم نیشنل امیر صاحب نے جرمنی کا جھنڈا اور محترم صدر صاحب نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا۔ اس کے بعد دعا کی گئی۔ پرچم لہرانے کی تقریب کے ساتھ خدام و اطفال کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہو گیا۔ خدام کے علمی مقابلہ جات میں آج تلاوت، نظم اور جرمن تقریر کے ابتدائی راؤنڈ کے مقابلے ہوئے اسی طرح خدام کے ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال، والی بال اور کرکٹ کے مقابلے منعقد کئے گئے۔ خدام کو اجتماع کا زیادہ سے زیادہ حصہ بنانے کے لئے امسال فٹ بال اور کرکٹ کے مقابلوں کے لئے ہر ریجن سے دو دو ٹیمیں بلائی گئیں تھیں۔ جس کا بہت اچھا فیڈ بیک دیکھنے کو ملا۔ اجتماع گاہ اطفال میں علمی مقابلہ جات کے علاوہ فٹ بال اور رسہ کشی کے مقابلہ جات بھی ہوئے۔ نماز مغرب وعشاء شام آٹھ بجے جمع کر کے ادا کی گئیں جس کے بعد تلقین عمل کا پروگرام ہوا۔ محترم اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ نے خطبات امام کی اہمیت اور امام وقت کے ساتھ زندہ تعلق رکھنے پر روشنی ڈالی۔ تلقین عمل کے اس پروگرام کے ساتھ اجتماع کے پہلے دن کا اختتام ہوا۔ جو خدام رات اجتماع گاہ میں ٹھہرنا چاہتے تھے ان کے سونے کا انتظام اجتماع گاہ کے ساتھ سکول کے ہالز میں کیا گیا تھا۔ امسال خدام کی بڑی تعداد ان ہالز میں ہی سوئی۔ یوں تو آج بارش کی پیشگوئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں کی بدولت موسم ٹھیک رہا اور پروگرام اپنے وقت پر منعقد کئے جا سکے۔

خصوصی نمائش

امسال اجتماع کی ایک خاص بات نمائش تھی۔ نمائش دو حصوں پر مشتمل تھی۔ چونکہ امسال اجتماع کا موضوع قرآن کریم رکھا گیا تھا اسی مناسبت سے نمائش کا ایک حصہ قرآن کریم پر مشتمل تھا جس میں جماعت کی طرف سے شائع شدہ قرآن کریم کا مختلف زبان میں تراجم رکھے گئے تھے۔ نمائش کا دوسرا حصہ شہدائے احمدیت کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ اس حصہ میں شہداء کی تصاویر کے ساتھ حضور انور کا ان غلامان مسیح موعود کے بارہ میں محبت بھرا تذکرہ جرمن اور اردو زبان میں لگایا گیا تھا۔ یہ نمائش خدام کی خصوصی توجہ کا مرکز بنی رہی اور خدام کی بڑی تعداد اس نمائش کے ذریعہ اپنے ایمانوں کو تازہ کرتی رہی۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد کے ساتھ ہوا۔ جامعہ احمدیہ جرمنی کے ایک طالب علم کی اقتداء میں خدام و اطفال نے سکول کے ہالز میں نماز تہجد ادا کی۔ نماز فجر صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے پڑھائی جس کے بعد مختصر درس اردو اور جرمن زبان میں دیا گیا۔ درس کے بعد تمام خدام نے باآواز بلند قرآن کریم کی زبانی تلاوت کی۔ ناشتے کے بعد اجتماع گاہ میں مقابلوں کا آغاز صبح نو بجے ہوا۔ آج انفرادی ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ فٹ بال، باسکٹ بال، والی بال اور کرکٹ کے مقابلے بھی ہوئے۔ اسی طرح تلاوت، نظم، اردو تقریر اور جرمن تقریر کے فائنل مقابلہ جات کے علاوہ پرچہ دینی معلومات، پرچہ مشاہدہ معائنہ اور ترجمۃ القرآن کا پرچہ بھی لیا گیا۔ اس دوران اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی جاری رہے۔ نماز ظہر وعصر کے بعد تلقین عمل کے پروگرام میں محترم اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ نے مالی قربانی کے مضمون پر روشنی ڈالی۔ تلقین عمل کے پروگرام کے بعد کھیلوں کا سلسلہ جاری رہا۔ مختلف ریجنز کی ٹیموں کے مابین کبڈی کا ایک نمائشی میچ کھیلا گیا۔ نیشنل عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی اور نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کے مابین ایک دوستانہ میچ بھی اجتماع کا ایک اہم حصہ ہوتا ہے۔ امسال دونوں ٹیموں کے مابین رسہ کشی کا میچ ہوا۔ جو ایک دلچسپ مقابلے کے بعد خدام الاحمدیہ کی ٹیم نے جیتا۔

فیچر پروگرام

دوسرے دن ایک اہم حصہ فیچر پروگرام تھا۔ جو کہ قربانی کے موضوع پر بنایا گیا تھا۔ فیچر پروگرام میں گزشتہ مذاہب اور دین حق کیلئے دی جانے والی قربانیوں کی داستان کو بیان کیا گیا تھا۔ آخر میں ان قربانیوں کے حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں شاملین اجتماع کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ خدام کی بڑی تعداد اس فیچر پروگرام کے موقع پر پنڈال میں موجود تھی۔ فیچر پروگرام کے بعد نماز مغرب اور عشاء ادا کی گئی اور اس طرح اجتماع کے دوسرے دن کا اختتام ہوا۔

تیسرا دن

اجتماع کے تیسرے اور آخری دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد کے ساتھ ہوا۔ خدام و اطفال نے محترم باسط طارق صاحب مربی سلسلہ کی اقتداء میں نماز تہجد ادا کی۔ نماز تہجد کے بعد نماز فجر ادا کی گئی جس کے بعد جرمن اور اردو زبان میں درس دیا گیا۔ آج فٹ بال، والی بال، باسکٹ بال اور کرکٹ کے فائنل مقابلے منعقد ہوئے نیز ریجنز کے مابین پیغام رسانی کا مقابلہ بھی ہوا۔ نماز ظہر و عصر تین بجے ادا کی گئیں جن کے فوری بعد اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت کے ساتھ ہوا جس کے بعد نظم پیش کی گئی۔ تمام خدام و اطفال نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ساتھ خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ صدر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں شہدائے لاہور کا تذکرہ حضور انور کے الفاظ میں کیا اور خدام کو وہی خصوصیات اور جذبہ اپنے اندر پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ محترم نیشنل امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال اجتماع کی کل حاضری 4 ہزار 600 رہی۔

اجتماع کے اختتام کے ساتھ ہی وائنڈ اپ کا کام شروع کر دیا گیا۔ اور بہت سارا کام اسی رات تک مکمل کر لیا گیا۔ وائنڈ اپ کیلئے دیئے گئے پلان کے مطابق خدام وقارعمل میں شامل ہوتے رہے اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال وائنڈ اپ کا کام دو دنوں میں مکمل کر لیا گیا۔ وقارعمل کے اختتام پر مکرم ناظم اعلیٰ صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں تمام کارکنان کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے، جنہوں نے سالانہ اجتماع کی کامیابی میں دن رات محنت کی، اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کی خدمات قبول کرے اور انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی طرح جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے اور خلیفہ وقت کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے نیز ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور خلافت احمدیہ سے وابستہ برکات و کامیابیوں سے احسن رنگ میں مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تبدیلی نصاب

(برائے جماعتی تعلیمی ادارہ جات)

نئے تعلیمی سال 12-2011 کا آغاز 10 اپریل 2011ء سے ہوگا۔ اس سلسلہ میں تحریر ہے کہ تمام جماعتی تعلیمی ادارہ جات کا سلیبس زیر غور ہے جس کا اعلان بعد از منظوری کر دیا جائے گا۔ لہٰذا بک ڈپو والے تمام حضرات اور والدین نئے سال کی کتب خریدنے سے قبل تبدیلی سلیبس کے بارہ میں Confirm کریں۔

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے   اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

نتیجہ پرچہ روحانی خزائن جلد 23 نصف دوم (صفحہ 245 تا 488)

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2010ء کے مطابق مطالعہ کے لئے کتب حضرت مسیح موعود میں سے روحانی خزائن میں جلد 23 مقرر کی گئی تھی۔ جس کا مطالعہ کیا گیا اور اس کا امتحان لیا گیا۔ اسی سلسلہ میں روحانی خزائن جلد 23 نصف دوم از صفحہ 245 تا 488 کے پرچے کا نتیجہ پیش خدمت ہے۔

پرچہ نمبر2 کے کل 32338 درست حل شدہ پرچہ جات موصول ہوئے ہیں۔

سب سے پہلے مندرجہ ذیل پرچے موصول ہوئے۔

سب سے پہلے موصول ہونے والا پرچہ:

مکرم مسعود احمد باجوہ صاحب ابن مکرم ظہور الدین باجوہ صاحب۔ دارالصدر غربی قمر۔ ربوہ

پہلے خادم کا موصول ہونے والا پرچہ:

مکرم سہیل شہزاد صاحب ابن مکرم رشید احمد ارشد صاحب۔ لطیف آباد۔ حیدرآباد

پہلے ناصر کا موصول ہونے والا پرچہ:

مکرم منور احمد تنویر صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب۔ دارالصدر شرقی طاہر۔ ربوہ

پہلی لجنہ کا موصول ہونے والا پرچہ:

مکرمہ عطیۃ الحمید صاحبہ بنت مکرم عبدالحمید صاحب۔ دارالنصر غربی منعم۔ ربوہ

E-mail کے ذریعہ موصولہ پہلا پرچہ:

مکرم محمد عامر ملک صاحب ابن مکرم ملک محمد ممتاز صاحب۔ فیکٹری ایریا۔ بھکر

پہلی موصولہ فیکس: مکرمہ فرح انور ورک صاحبہ زوجہ مکرم محمد انور ورک صاحب۔ ڈیفنس لاہور

بیرون ملک سے موصولہ پہلا پرچہ: مکرمہ منزہ ولی سنوری صاحبہ زوجہ مکرم ولی الرحمٰن سنوری صاحب۔ کینیڈا

پوزیشنز: اول: حاصل کردہ نمبر 99

1. مکرم منور احمد تنویر صاحب ابن چوہدری بشیر احمد صاحب دارالصدر شرقی طاہر۔ ربوہ
2. مکرمہ رابعہ ظفر صاحبہ بنت ملک ظفر احمد مجوکہ صاحب دارالصدر شمالی انوار۔ ربوہ
3. مکرم ناصر احمد خان صاحب ابن فتح محمد خان صاحب دارالرحمت وسطی۔ ربوہ
4. مکرم شاہ محمد گوندل صاحب طاہر آباد جنوبی۔ ربوہ
5. مکرم ضیاء اللہ بُٹر ابن جہاں خان علامہ اقبال ٹاؤن آصف بلاک۔ شیخوپورہ
6. مکرم محمد الیاس بقاپوری ابن محمد اسمٰعیل 152 اے سول لائنز۔ لاہور
7. ملک محمود احمد اعوان ابن ملک کرم الٰہی اعوان۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان

دوم: حاصل کردہ نمبر 98

1. مکرمہ امتہ الشافی جاوید صاحبہ زوجہ مکرم نعمت اللہ جاوید صاحب۔ طاہر منزل۔ قصور
2. مکرمہ سیدہ نفیسہ منور صاحبہ زوجہ مکرم سید منور احمد شاہ صاحب۔ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور
3. مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ابن مکرم عبداللطیف صاحب ناصر آباد شرقی۔ ربوہ
4. مکرم عثمان احمد خان صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم خان صاحب۔ ڈیفنس۔ کراچی
5. مکرم ڈاکٹر شوکت علی صاحب ابن مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب۔ اورنگی ٹاؤن۔ کراچی
6. مکرم کبیر احمد صاحب ابن مکرم ناصر احمد صاحب۔ چک نمبر 98 شمالی۔ سرگودھا
7. مکرم رحمت علی ظہور صاحب ابن مکرم جہان خان صاحب۔ شالا مار ٹاؤن۔ لاہور
8. مکرم محمد اشرف تارڑ صاحب ابن مکرم عبدالغنی تارڑ صاحب۔ کولو تارڑ۔ حافظ آباد
9. مکرمہ امتہ الجمیل صاحبہ   زوجہ مکرم بشیر الدین صاحب۔ گلستان جوہر جنوبی۔ کراچی
10. مکرم مرزا رفیق احمد صاحب ابن مکرم مرزا قدرت اللہ صاحب۔ گلشن اقبال غربی۔ کراچی
11. مکرم اقبال حیدر یوسفی صاحب ابن مکرم غلام حیدر خان صاحب۔ گلشن جامی۔ کراچی

سوم حاصل کردہ نمبر 97

1. مکرم منیر احمد شاہین صاحب ابن مکرم جان محمد صاحب۔ گلشن راوی۔ لاہور
2. مکرم محمد رضاء اللہ چانڈیو صاحب ابن مکرم محمد اسد اللہ چانڈیو صاحب۔ ٹھٹھہ شہر۔ ٹھٹھہ
3. مکرم مبشر مجید باجوہ صاحب ابن مکرم چوہدری مجید احمد باجوہ صاحب۔ دارالذکر۔ لاہور
4. مکرم مرزا عبدالرشید صاحب ابن مکرم مرزا محمد عبداللہ صاحب۔ دارالعلوم غربی صادق۔ ربوہ
5. مکرم ولید محمود صاحب ابن مکرم طارق محمود جاوید صاحب۔ دارالنصر غربی حبیب۔ ربوہ
6. مکرمہ عفت نسرین صاحبہ زوجہ مکرم مرزا خلیل احمد یعقوب صاحب۔ ماڈل ٹاؤن ھمک۔ اسلام آباد
7. مکرم توقیر احمد ملک صاحب ابن مکرم ایوب احمد ملک صاحب۔ واہ کینٹ۔ راولپنڈی
8. مکرمہ صائمہ ناز صاحبہ زوجہ مکرم مجیب احمد قاسم صاحب۔ دارالفتوح شرقی۔ ربوہ
9. مکرم بشارت احمد طاہر صاحب ابن مکرم مرزا برکت علی صاحب۔ کھاریاں۔ گجرات

تنظیموں کے لحاظ سے موصولہ پرچوں کی تعداد اور پوزیشن

پوزیشن	تعداد پرچہ جات	تنظیم
انصاراللہ	13187	اول
خدام الاحمدیہ	10963	دوم
لجنہ اماء اللہ	7643	سوم
ناصرات الاحمدیہ	265	
اطفال الاحمدیہ	280	

اضلاع کے لحاظ سے موصولہ پرچوں کی تعداد مندرجہ ذیل رہی

نمبر شمار	ضلع	انصاراللہ	خدام الاحمدیہ	اطفال الاحمدیہ	لجنہ اماء اللہ	ناصرات الاحمدیہ	کل پرچہ جات
1	اٹک	10	1				11
2	بدین	124	217	52	181	53	627
3	بہاولنگر	225	89		57	3	374
4	بہاولپور	83	19	1	21		124
5	بھکر	19	20	3	41	4	87
6	چکوال	34	94		106		234
7	ڈیرہ غازی خان	117	25	1	28	2	173
8	فیصل آباد	1044	653	6	14	1	1718
9	گوجرانوالہ	158	44	4	205	1	412
10	گجرات	127	78	14	265	9	493
11	حافظ آباد	188	54				242
12	ہزارہ ڈویژن	26	18		39	1	84
13	حیدرآباد	255	287	32	382	30	986
14	اسلام آباد	243	239		253		735
15	جہلم	64	28	1	34		127
16	جھنگ	87					87
17	چنیوٹ	33			1		34
18	کراچی	1341	1180		2282	33	4836
19	خیرپور	56	67		65		188
20	خانیوال	76	91	6	70	7	250
21	خوشاب	178	6				184
22	کوٹلی	145	148				293
23	لاہور	1680	901	2	125	2	2710
24	لیہ	82	147	42	230	41	542
25	لاڑکانہ	93	18		15		126
26	لودھراں	23	21	13	47	8	112

27	منڈی بہاؤالدین	90	48	4	91	3	236
28	میانوالی	18	11	1			30
29	میرپور AK	103	158	11	173	4	449
30	مظفرآباد آزادکشمیر	1					1
31	میرپورخاص	141	62		99	6	308
32	ملتان	47	126		8		181
33	مظفرگڑھ	111	52	17	86	8	274
34	نارووال	144	75				219
35	نواب شاہ	42	45	3	3	7	100
36	نوشہروفیروز	50					50
37	اوکاڑہ	112	33		194		339
38	پشاور	143	92		8		243
39	قصور	118	3	2	27	6	156
40	کوئٹہ	18	39	1	67		125
41	ربوہ	2914	3685	13	535	10	7157
42	رحیم یارخان	20	2				22
43	راجن پور		36	11	33		80
44	راولپنڈی	310	261	3	476	1	1051
45	ساہیوال	178	89	3	199	3	472
46	سانگھڑ	63	38	7	81	6	195
47	سرگودھا	279	184		33	1	497
48	شیخوپورہ	587	209	24	194	7	1021
49	سیالکوٹ	506	1199	3	670	5	2383
50	سکھر	14					14
51	ٹوبہ ٹیک سنگھ	326	1				327
52	عمرکوٹ	296	69		200	3	568
53	وہاڑی	42					42
54	ضلع درج نہیں	3	1		5		9
	کل میزان	13187	10963	280	7643	265	32338

کل 32338 پرچوں کے علاوہ 52 پرچے ایسے ہیں جن پر نام وپتہ درج نہیں۔71 حل شدہ پرچوں کی فوٹو کاپیاں موصول ہوئیں۔123 خالی پرچے موصول ہوئے جن پر صرف نام درج تھا۔ان کے علاوہ جن ناخواندہ اور معذور افراد کے پرچے موصول ہوئے ہیں ان کو بھی شرکت کی اسناد بھجوائی جائیں گی۔تمام احباب وخواتین اپنی اسناد اپنے حلقہ کے مربی صاحب سے وصول کرلیں۔ربوہ کے احباب صدر صاحب محلّہ سے اپنی اسناد وصول کر لیں۔

اس پرچہ کا مقصد حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلانا ہے۔امید ہے کہ آپ آئندہ بھی حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ جاری رکھیں گے۔حضرت مصلح موعود اپنی ایک رؤیا میں چشمہ معرفت کا تذکرہ ان الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود کی جو کتابیں ہیں ان میں سے چشمہ معرفت میں بہت لطیف مضامین ہیں اور وہ مجھے پسند ہے۔۔۔۔چشمہ معرفت کی یہ خوبی ہے کہ اس میں بہت سے مضامین چند سطروں میں آجاتے ہیں اور چند سطروں کے بعد مضمون بدلتا چلا جاتا ہے۔۔۔۔چشمہ معرفت میں بہت سے مضامین کی تشریح آجاتی ہے اور چند سطروں میں آتی ہے اس لئے میں نے خاص طور پر اس کا ذکر کیا کہ اپنے رنگ میں وہ اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔

(رؤیا وکشوف سیدنا محمود ص579)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو کتب حضرت مسیح موعود پڑھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رخصتی پر دعائیہ نظم

دکھ درد بانٹ لینا، غم سے بحال رکھنا
اللہ میاں کے آگے ہر اک سوال رکھنا
یہ شام کے نظارے آئیں گے یاد بن کر
یہ دن رہے گا روشن ، اس کو سنبھال رکھنا
اپنا خیال رکھنا ، اس کا خیال رکھنا

مہماں جو آرہے ہیں ، تم کو بلا رہے ہیں
تم سے محبتوں کو کتنا بڑھا رہے ہیں
اپنی دعا سے ہر دم تم کو سجا رہے ہیں
تم ان کی چاہتوں کو ہر دم مثال رکھنا
اپنا خیال رکھنا ، اس کا خیال رکھنا

تم کو عطا کرے وہ اپنی ہزار نعمت
جس کا شمار نہ ہو وہ بے شمار نعمت
پت جھڑ کبھی نہ آئے ، رکھے بہار نعمت
چہرہ چمک رہا ہو ، آنکھیں اُجال رکھنا
اپنا خیال رکھنا ، اس کا خیال رکھنا

ماضی ہے اک کہانی ، تم اپنا آج دیکھو!
کیسے بدل رہا ہے سارا رواج دیکھو!
راضی خدا کو کر لو ، تم نہ سماج دیکھو!
تم باکمال ہو کر ایسا کمال رکھنا
اپنا خیال رکھنا، اس کا خیال رکھنا

اطہر حفیظ فراز

مکرم زکریا ورک صاحب

اسحٰق بن حنین کی تالیف تاریخ الاطباء

فن طب کا آغاز، ظہور، سلسلہ وار تاریخ الاطباء تحقیقات کی رو سے

اس کتاب کو اسحٰق ابن حنین نے تاریخ الاطباء پر تالیف کیا ہے۔ اس نے اس کتاب میں ان فلاسفروں کو بھی شامل کرلیا جنہوں نے طب کی کسی شاخ میں درجہ اتم حاصل کرلیا تھا یا وہ ممتاز مقام رکھتے تھے۔ اسحٰق نے کہا: ابوالعباس بن فراس اور ابوالعباس شمعون میں یہ بحث (مناظرہ) شروع ہوئی کہ کون شخص سب سے پہلا اور پرانا طبیب ہے؟ ابوالعباس فراس نے کہا: میں بقراط کے علاوہ کسی اور عہد قدیم کے طبیب کو نہیں جانتا۔ وہ سب سے پہلا طبیب تھا۔ تمام حکماء نے اپنا علم اس سے حاصل کیا، اس سے انہوں نے سیکھا اور اس کے نقش قدم پر چلتے رہے۔ ابوالعباس شمعون نے جواب دیا: یہ بات ایسے نہیں ہے جیسے کہ تم سوچ رہے ہو۔ بقراط نے اپنا علم اپنے سے پہلے آنیوالوں سے سیکھا۔ بقراط کو شہرت اس لئے ملی کیونکہ اس نے بہت ساری چیزوں کو دریافت کیا اور پھر ان کو ترتیب وار لکھتا گیا۔ وہ پہلا انسان تھا جس نے قیاس کی صنعت کو مضبوط کیا اور اس کو استعمال کیا تھا۔

اس بحث کا آغاز وزیر ابوالحسین ولی الدولہ، اعزۃ اللہ، کی مجلس میں شروع ہوا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا: اے ابو یعقوب ان دونوں رایوں میں سے کون سی رائے ٹھیک ہے؟ میں نے کہا: اعزہ اللہ الوزیر، تاریخی یاداشتوں کی بحث بہت مشکل ہے خاص طور پر عہد قدیم کی۔ ہر کسی کو اس کا صحیح علم نہیں کیونکہ ہر کوئی اس معلومات کے مطابق بات کرتا ہے جو اس تک پہنچی، یا جو کچھ اس نے مطالعہ سے حاصل کیا۔ لیکن وہ لوگ جو فلسفیانہ علوم میں تربیت پا چکے ہیں وہ دوسروں کی نسبت اس کے بارہ میں بہتر جانتے ہیں۔ جو کچھ آپ نے کہا ہے اس کے مطابق شمعون کی رائے ٹھیک ہے کیونکہ وہ علوم پر دل لگا کر غور و فکر کرتا ہے خاص طور پر عہد قدیم کے علوم پر۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا اس کا علم زیادہ بہتر ہونا چاہئے۔

سیدی نے پھر مجھ سے کہا میں چاہتا ہوں کہ اس موضوع پر تم میرے لئے ایک کتاب تالیف کرو، لیکن یہ مختصر ہونی چاہئے۔ تمہیں اس کتاب میں ذکر کرنا ہوگا کہ طب کا آغاز کیسے ہوا، اور پھر اس کا ظہور کیسے ہوا تھا؟ موجودہ سال تک ان کی تاریخ کو مدون کرو۔ کتاب میں ذکر کرو کہ کون شخص دنیا کا پہلا طبیب تھا اور آخری طبیب کا ذکر کروں جس کے ساتھ یہ تاریخ اپنے اختتام تک پہنچی۔ ان حکماء کا بھی ذکر کرو جو ان طبیبوں کے ہم عصر تھے۔ مجھے یہ کتاب جلد از جلد پہنچا دو، اس میں تاخیر نہ کرنا کیونکہ میری روح نے اس کی خواہش کی ہے اور وہ اس کو حاصل کرنا چاہتی ہے۔

اسحٰق نے جواب دیا میں نے سیدی وزیر کو الوداع کہا اور کتاب تالیف کرنا شروع کردی جس کا حکم اس نے مجھے دیا تھا۔

پھر اسحٰق نے کہا چونکہ طب کے وجود میں آنے کی بحث بہت طویل ہے اس لئے اس کے وجود میں آنے کے بارہ میں بحث مسئلہ لاینحل بن گئی ہے جس کو سلجھانا آسان نہیں۔ اس کے وجود میں آنے کے بارہ میں مباحث دو حصوں میں تقسیم ہیں۔ وہ لوگ جو اجسام کی تخلیق کے بارہ میں مثبت رائے رکھتے جن کیلئے طبی علاج استعمال میں لایا جاتا ہے، ان کا کہنا ہے کہ طب کی تخلیق ہوئی ہے کیونکہ اجسام تخلیق شدہ ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو طب کے عہد قدیم سے ہونے پر یقین رکھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ طب روز اول سے ہی تھی، کیونکہ تمام چیزیں قدیم سے ہیں اور نہ ہی یہ صنعت کبھی ختم ہوگی۔

پہلی رائے کے نمائندگان پھر دو حصوں میں تقسیم ہیں۔ کچھ کا کہنا ہے کہ طب انسان کے ساتھ ہی ایک وقت پر تخلیق ہوئی تھی، کیونکہ اس کا تعلق انسان کی فلاح و بہبود سے ہے۔ جبکہ دوسروں کی رائے یہ ہے کہ طب کی تخلیق انسان کی پیدائش کے بعد ہوئی تھی۔ مؤخر الذکر رائے رکھنے والے لوگ پھر دو حصوں میں تقسیم ہیں۔ کچھ کا کہنا ہے کہ خدا نے طب کا فن انسانیت کو القاء کے ذریعہ دیا تھا۔ دوسرے لوگ یہ کہتے ہیں کہ انسان نے طب کا فن خود دریافت کیا تھا۔ یہ لوگ اس بارہ میں غیر متفق ہیں کہ طب کہاں ایجاد ہوئی تھی؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مصر کے لوگوں نے طب ایجاد کی تھی اس کی دلیل میں وہ رسان یونانی نام Helenion دوائی کی کہانی پیش کرتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ فلاسفی، تمام علوم کی ایجاد ہرمیس Hermes نے کی تھی، طب کا فن ان میں سے ایک تھا۔ دوسرے لوگوں کا کہنا ہے کہ طب کی ایجاد کوس کے لوگوں نے ان دوائیوں کی مدد سے کی تھی جو بادشاہ کی بیگم کیلئے دائیوں نے ایجاد کی تھیں تا وہ اس کی بیماری کا علاج کرسکیں۔ پھر کچھ لوگ کہتے ہیں کہ طب کی ایجاد مائیشیا Mysia اور فیرجیا Phrygia کے لوگوں نے کی تھی کیونکہ انہوں سے سب سے پہلے بنسری ایجاد کی تھی۔ ان نغموں اور سروں کے ساتھ وہ روح کی بیماریوں کا علاج کیا کرتے تھے، کیونکہ روح کی دردوں کے علاج سے جسم کا علاج کیا جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کی رائے یہ ہے کہ ایران کے جادوگر طب کے موجد تھے۔ پھر کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ طب کی ایجاد ہندوستان کے لوگوں نے کی تھی اور آخر پر کچھ لوگ کہتے کہ سلاو قوم کے لوگوں نے طب ایجاد کی تھی۔

وہ لوگ جو اس بات پر یقین رکھتے کہ طب کا علم خدا کی طرف سے القاء ہوتا ہے، ان کا کہنا ہے کہ طب کا فن انسانیت کو کشف نما خوابوں میں ہوا تھا۔ اس کے حق میں ان کی دلیل یہ ہے کہ بہت سارے لوگوں نے دوائیوں کو اپنے خوابوں میں استعمال کیا اور جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے ان ادویاء کو استعمال کیا تھا۔ ان ادویاء نے ان کو مہلک بیماریوں سے شفا دی، اور اس کے بعد آنیوالے لوگوں نے بھی ان کو استعمال کیا اور شفایاب ہوگئے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ خدا نے انسانیت کو طب تجربہ سے حاصل ہونے والے انسپریشن کے ذریعہ دی، یوں طب کے علم میں فروغ اور استحکام رفتہ رفتہ ہوا تھا۔ اس کے حق میں وہ دلیل دیتے ہیں کہ مصر میں ایک عورت تھی جس کو ہر وقت فکر لاحق رہتا تھا اور جو ہر وقت افسردہ رہتی تھی۔ مزید برآں اس کا معدہ کمزور تھا۔ اس کے سینہ میں ہر قسم کے عوارض تھے، اور اس کو ماہواری نہیں آتی تھی۔ اتفاق سے اس نے رسان (سورج مکھی سے ملتا جلتا پودا، زنجبیل شامی) کو بہت مرتبہ کھایا کیونکہ اس کا دل اس کو کھانے کو کرتا تھا۔ اس کے بعد اس کے تمام عوارض رفو چکر ہوگئے اور وہ صحت مند ہوگئی۔ چنانچہ اس کو جو عوارض تھے دوسرے لوگوں کو بھی ایسے عوارض لاحق تھے تو رسان کھانے سے وہ بھی شفایاب ہوگئے۔ اس کے نتیجہ میں دردوں کو رفع کرنے کیلئے لوگوں نے تجربہ سے فائدہ اٹھایا یعنی اشیاء اور ادویاء وغیرہ۔

وہ لوگ جو یہ یقین رکھتے کہ خدا نے ہی طب کا فن تخلیق کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ اس قسم کا اعلیٰ علم انسان کی ذہانت سے اختراع نہیں ہوسکتا، اس لئے خدا ہی طب کا خالق ہے جس نے دوسری چیزوں کے ساتھ ساتھ اس کو بنایا ہے۔ اس ضمن میں چونکہ اتنا وسیع اختلاف پایا جاتا ہے، اس لئے طب کے آغاز کی اصل حقیقت جاننا بہت ہی مشکل ہے۔ تاہم جب میں نے تمام کتب تواریخ کو کھنگالا، تو مجھے اس سے بہتر تاریخ نہیں ملی اور نہ ہی اس سے ٹھیک تاریخ کی کتاب ملی جتنی یحیٰ نحوی کی۔ یحیٰ وہی سکالر ہے جس کو لوگ محنتی عالم کہتے ہیں کیونکہ جب بھی وہ کوئی کتاب تالیف کرنا چاہتا تھا تو وہ اس کی اچھی طرح تحقیق کرتا تھا اور اس کی تالیف میں بہت محنت کرتا، اور وہی بات احاطہ تحریر میں لاتا تھا جو صحیح ہوتی تھی۔ اس نے اس بارے میں جو کچھ کہا میں نے اس کو نقل کردیا، پھر اس کی تصدیق کی کیونکہ اس نے اطباء کے واقعات و حالات کی صحیح ترتیب پیش کی تھی۔ طب کے آغاز کے بارہ میں اس نے واقعات کا آغاز ایس لپیوز سے شروع کیا، کیونکہ بہت سارے لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ وہ پہلا انسان تھا جس نے طب پر بحث کی تھی۔ واقعات کی ترتیب میں آخری شخص جالینوس تھا۔

یحیٰ نحوی نے اپنے قلم کو اطباء کے ترتیب وار تاریخی واقعات کے جدول تک محدود رکھا۔ میں نے اس جدول میں ان فلاسفروں کا اضافہ کردیا جو ان اطباء کے ادوار میں ہوگزرے تا کہ اس کام کو مزید مکمل کیا جا سکے۔ درج ذیل گفتگو یحیٰ نحوی اسکندری کی ہے۔

میڈیسن کے آغاز سے

کوس کے ممتاز اطباء

کتابوں اور بزرگ عالموں کے مشہور قصائص جو اس موضوع پر قدرت رکھتے ہیں، سب سے پہلا طبیب ایس سلپیوز اول تھا جس نے تجربہ کی مدد سے طب کو دریافت کیا تھا۔ آخری طبیب جالینوس کے آنے تک، آٹھ طبیب ہوگزرے تھے یعنی گوروز، مینوس، پارمی نیڈس، افلاطون طبیب، ایس سلپیوز دوم، بقراط اور جالینوس۔ Gurus, Minos, Parmenides, Plato the physician, AsclepiosII, Hippocrates, and Galen. ایس سلپیوز اول کے زمانے سے لیکر جالینوس کے زمانے تک کا عرصہ 5002 سال بنتا ہے۔ ہر طبیب کے شاگرد ہوتے تھے جن کو انہوں نے طب کا فن سکھایا اور اپنے تذکرہ کیلئے ان کو اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ یہ شاگرد یا تو ان کی اولاد تھی یا دور کے رشتہ داروں میں سے شاگرد تھے، البتہ یہ شاگرد اجنبی نہیں تھے کیونکہ انہوں نے آپس میں معاہدات اور حلف لئے ہوئے تھے کہ وہ کسی اور اجنبی کو طب کا فن نہیں سکھائیں گے، ان اصولوں کے مطابق جو ایس سلپیوز نے وضع کئے تھے۔

اس کے بعد ایس سلپیوز Asclepios کے چھ شاگردوں، بچوں اور دیگر رشتہ داروں نے اس کام کو اپنے ذمہ لے لیا۔ ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جس نے سلیمان ابن داؤد کا دور دیکھا تھا۔ جن شاگردوں کو انہوں نے تعلیم دی تھی طب کا علم ان کے ذریعہ اس وقت تک ترسیل پاتا رہا جیسے جیسے یہ طبیب یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے رہے۔ طب کی تعلیم کا ان کے نزدیک سب سے بہترین طریقہ تجربہ اور تمثیلی استدلال تھا۔ یوں طب کا علم ان کے شاگردوں سے ان کے خاندانوں کے ان افراد کو سکھایا جاتا رہا جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے۔

جب افلاطون کا ظہور ہوا، تو اس نے ان کتابوں کا مطالعہ کیا تو اس کو احساس ہوا کہ محض تجربہ برا اور خطرناک اور تمثیلی قیاس پر انحصار نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے اس نے دونوں رایوں کو ٹھیک سمجھا۔ اس سے پہلے لوگوں نے جو کتابیں لکھی تھیں ان کو اس نے نذر آتش کردیا اور جن کتابوں میں دو آراء پائی جاتی تھیں ان کو محفوظ کرلیا۔ جب افلاطون نے داعی اجل کو لبیک کہا تو وہ اپنے پیچھے چھ شاگرد، خاندان کے افراد اور بچے چھوڑ گیا۔ اس نے ان شاگردوں کو بانٹ کر کچھ کو تشخیص میں تخصیص حاصل کرنے دی، کچھ کو خوراک میں، کچھ کو اجسام کو داغنے میں، کچھ کو زخموں کے علاج میں، کچھ کو علاج العین میں، کچھ کو ٹوٹی ہوئی یا اپنی مقام سے پھسلی ہوئی ہڈیاں ٹھیک کرنے میں تخصیص کرادی۔

طب ان چھ شاگردوں، ان کے بچوں اور ان کے اہل وعیال جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے فروغ پاتا رہا تاوقتیکہ ایس سلپیوز ثانی Asclepios II کا ظہور ہوا، اور اس نے قدماء کی آراء کا مطالعہ کیا۔ جس شخص کی رائے سے وہ اتفاق کرتا تھا اس کا نام افلاطون تھا۔ جب اس کی وفات ہوئی تو وہ اپنے پیچھے اپنے خاندان کے افراد میں سے تین شاگرد چھوڑ گیا، بقراط Hippocrates، ماگاریوس Megareus، یوئرگوس Euergos۔ کچھ عرصہ بعد مؤخر الذکر دو اشخاص موت کی نیند سو گئے تو بقراط اپنے وقت منفرد شخص رہ گیا، نیکیوں کا اتم وجود، تمام چیزوں کا ایکسپرٹ، ایسا شخص جو ضرب المثل بن گیا ہے میرا مطلب فلاسفر طبیب۔ اس کی سوانح عمری بہت طویل ہے۔ اس نے تمثیل اور تجربے کے فن کو بڑے عمدہ رنگ میں مضبوط کیا، تاکہ کوئی افتراء پرداز اس قابل نہ ہو سکے کہ اس کو ختم کر سکے یا اس کا بخیہ ادھیڑ سکے۔ اس نے اجنبیوں کو طب کا فن سکھایا اور ان کی اپنے بچوں کے برابر تربیت کی کیونکہ اس کو وہم تھا کہ کہیں طب دنیا سے ناپید نہ ہو جائے جیسا کہ اس نے کتاب میں اجنبی طبیبوں کیلئے جن کو اس نے طب سکھلائی تھی ان کے حلف میں ذکر کیا تھا۔

جب بقراط کی وفات ہوئی، وہ اپنے پیچھے اولاد چھوڑ گیا اور Asclepios کے قبیلہ سے اور دیگر قبائل سے شاگرد چھوڑ گیا۔ اس نے بچے تھیسالوس Thessalos، ڈریگن Dracon اور ۔۔۔؟ تھے۔ اس کی اولاد کی اولاد میں سے بقراط ابن تھیسالوس تھا اور بقراط ابن ڈریگن۔ اس نے اپنے خاندان اور اپنے رشتہ داروں اور دیگر افراد میں سے شاگرد اپنے پیچھے چھوڑے تھے۔ طب کا فن ان طبیبوں کے ذریعہ آگے بڑھتا رہا جن کو انہوں نے تعلیم دی تھی حتیٰ کہ جالینوس کا ظہور ہوا۔ بقراط اور جالینوس کے درمیان کے عرصہ میں کافی ایک ممتاز طبیب ہو گزرے۔ ان میں سے ایک وہ تھا جو دوسروں سے الگ رائے رکھتا تھا اور اس نے طب میں طریقہ کار کے موضوع پر کئی کتابیں تالیف کی تھیں۔ وہ لوگوں کو اخلاقی طور پر گرا دینا چاہتا تھا اور لوگوں کو تمثیلی قیاس اور تجربہ سے دور لے جانا چاہتا تھا۔ کچھ طبیب اس کے طریقہ کار methodism کو تسلیم کرتے رہے اور کچھ نے تسلیم نہ کیا تاوقتیکہ جالینوس کی بعثت ہوئی۔ اس نے طریقہ کار (صناعۃ الطب) کو تسلیم نہ کیا اور اس کو ملیا میٹ کر دیا، نیز اس موضوع پر جو کتابیں تھیں ان کو خاکستر کر دیا اور اس صنعت کو بے سود ثابت کر دیا۔

جالینوس کے زمانے میں بہت سارے طبیب پائے جاتے تھے۔ ان میں سے بارہ اطباء نے اقرار کیا کہ وہ ایک دوسرے کیساتھ حلف کے پابند، اور ایک دوسرے کیساتھ وعدہ کر چکے تھے کہ وہ ادویاء صرف اور صرف انسانیت کے فائدہ اور پیچیدہ بیماریوں کے علاج کیلئے بنائیں گے۔ ان میں سے ایک فلاون مقدونی Philon the Macedonian تھا جس کا لقب طاقتور تھا کیونکہ وہ پیچیدہ عوارض میں مشکل علاج استعمال میں لاتا، لوگوں کو شفا دلواتا اور اس کا علاج کبھی بھی غلط نہیں ہوتا تھا۔ ایک اور طبیب کا نام دیسقوردیوس عین الضربی Dioscurides al-ayn Zarbi، تھا جس میں پاک روح پائی جاتی تھی، وہ شخص جو انسانیت کیلئے بہت سودمند ثابت ہوا، جس نے بہت محنت کی، مختلف ممالک کے اسفار کئے، جس نے دور دراز کے جزائر سے مفرد دوائیوں کا علم حاصل کیا، اس نے ان پر تجربات کئے، ان کے فوائد معلوم کئے قبل اس کے کہ وہ ان کے اثرات کے بارہ میں تحقیق کرتا، پھر جب اس کے تجربہ نے اس پر ثابت کر دیا کہ یہ ادویہ ٹھیک تھیں تو اس نے ان ادویہ کو طبی طریقہ کار سے شفا دینے والی پایا۔

ان میں ایک عورت (کلیوپیٹرا) تھی جس سے جالینوس نے بہت سی ادویہ اور علاجوں کا علم اکتساب کیا تھا، خاص طور پر عورتوں کی بیماریوں سے متعلق۔ متعدد طبیب ایسے بھی تھے جن کے پاس مرکب ادویہ تھیں، جالینوس نے مرکب ادویہ کے بارہ میں تمام معلومات ان سے حاصل کی تھیں۔ جالینوس نے ان اطباء اور حکماء سے بھی اکتساب علم کیا جو گلاؤکون، سقراط، افلاطون، ڈیموقرے دیس، ارسطو اور بہت سارے جن کا ذکر اسماء وار کیا گیا ہے۔ جالینوس کا استاد ہرمینوس Herminos، گلاؤکون Glaucon جالینوس کا رفیق کار، متعدد کتابوں کا مصنف پورفری Porphyry جو ایک باکمال، منفرد طبیب تھا، اس کو فلاسفی میں اس قدر کمال حاصل تھا کہ کچھ لوگ اس کو فلاسفر کہتے تھے، جبکہ دوسرے لوگ اس کو طبیب کہتے تھے، بادشاہ اسکندر، اور اسکند افرودیسی Alexander of Aphrodisias، اور باقی کے طبیب، اور یحییٰ نحوی کی گفتگو کے آخر تک۔

اسحٰق بن حنین نے کہا جالینوس کی وفات سے لے کر 290 ہجری سال تک جب ابن فراس اور ابن شمعون میں یہ گفتگو ہوئی، 815 سال کا عرصہ ہے۔ جالینوس کے دور اور اس سال کے عرصہ میں قابل ذکر جو طبیب تھے وہ یہ ہیں سٹیفانوس الاسکندرانی، گیسوبوس الاسکندرانی، اقیلاس الاسکندرانی، مارینوس الاسکندرانی اسکندریہ کے یہ چار طبیب وہ ہیں جنہوں نے جالینوس کی کتاب پر تبصرے لکھے، ان کے خلاصے تیار کئے، ان کے سرسری خاکے تیار کئے، بعض کتابوں کے مختصر خلاصے اور بعض کے طویل خلاصے تیار کئے۔ ایک اور طبیب تیموآوس الطرطوسی سمرنی Tiamaios al-Tartusi جس کا لقب نیا چاند تھا کیونکہ وہ سائنس اور کتابوں کے مطالعہ میں غرق اپنے گھر میں محبوس رہتا تھا، لوگ اس کو کبھی کبھار دیکھتے تھے جس کی وجہ سے اس کا لقب نیا چاند پڑ گیا کیونکہ وہ نظروں سے اوجھل رہتا تھا۔ ماگنوس الاسکندرانی جو کناس (انسائیکلوپیڈیا) کا مصنف تھا، پال جو کتاب ثریا کا مصنف تھا، دیسقو رائیڈس ماہر امراض العین، اوری باسیوس Oreibasios، عورتوں کے امراض کا ماہر، یہ لقب اس کو اس لئے دیا گیا کیونکہ لوگ بچوں کی پیدائش کے بعد عورتوں کی صفائی کے بارہ میں اس سے مشورہ کیا کرتے تھے، یحییٰ نحوی اور دیگر اطباء جن کے نام بیان کرنے میں لمبا مضمون درکار ہوگا۔

طب کے فن کے شروع ہونے سے 290 ہجری تک کا عرصہ 6317 سال کا ہے۔ اسحٰق بن حنین نے کہا جب میں نے اس سن وار تاریخ کو ختم کر لیا، تو عبداللہ بن شمعون نے مجھ سے پوچھا کہ میں اس کو بتلاؤں کہ اس سن وار تاریخ میں ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ کس مقام پر جگہ پائیں گے اور خود ان کی سن وار تاریخ کس طرح معین ہوگی۔ ابراہیم اور موسیٰ کا تعلق افلاطون طبیب اور ایس سلپیوز کے زمانے کا ہے۔ عیسیٰ کے زمانے کا تعلق بقراط اور جالینوس کے درمیان کا ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ کے درمیان 565 سال کا عرصہ ہے۔ ابراہیم اور عیسیٰ کے درمیان 2065 سال کا عرصہ ہے۔ سیدنا ابراہیم اور 290 ہجری سال کے آخر تک 2939 سال کا عرصہ ہے۔ سیدنا موسیٰ اور سیدنا عیسیٰؑ کے درمیان 1502 سال کا عرصہ ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور 290 ہجری کے درمیان 2434 سال کا عرصہ ہے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ اور 290 ہجری کے درمیان 874 سال کا عرصہ ہے۔ سیدنا عیسیٰ اور جالینوس کے درمیان 59 سال کا عرصہ ہے۔ جالینوس اور 290 ہجری کے درمیان 815 سال کا عرصہ ہے۔ اس لئے طب کے فن کا آغاز سیدنا ابراہیم سے 3378 سال پہلے شروع ہوا تھا۔

تم کتاب تاریخ الاطباء والفلاسفه

Science and Medicine in Islam, Franz Rosental, UK, 1990, pp 61-71 WZ80.5.A5

Freedom of the Seas

دنیا کا سب سے بڑا کروز شپ

ٹائی ٹینک کا نام سنتے ہی ذہن میں اس بڑے سے کروز شپ کا خیال آتا ہے جسے اس وقت دنیا کا سب سے بڑا اور مضبوط ترین کروز شپ قرار دیا جا رہا تھا۔ اس کو بنانے والے کا خیال تھا کہ اگر خدا بھی چاہے تو اسے ڈبو نہیں سکتا۔ شاید اسی لئے قدرت نے اس کے بنانے والوں کا غرور خاک میں ملا دیا اور یہ دیوہیکل جہاز اپنا پہلا ہی سفر مکمل کرنے سے پہلے غرق آب ہو گیا، تاہم حضرت انسان نے حادثے کے بعد بہت کچھ سیکھا اور اب وہ اس قابل ہو گیا ہے کہ بڑے بڑے مضبوط اور جدید ٹیکنالوجی سے لیس پانی کے جہاز بنا سکتا ہے۔ موجودہ دور میں پانی کے جہاز زیادہ تر باربرداری کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور لوگوں نے سمندری سفر بہت کم کر دیا ہے تاہم اب بھی کچھ ممالک کے درمیان بڑے بڑے مسافر بردار پانی کے جہاز چلتے ہیں۔ انہی جہازوں کی ایک قسم کروز شپ کہلاتی ہے۔ یہاں ہم یہ بھی بتاتے چلیں کہ یہ نام جنگی جہازوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، لیکن اس وقت ہم بات کر رہے ہیں، دنیا کے سب سے بڑے مسافر بردار کروز شپ کی، جس کا نام رائل کیریبیئن ’’فریڈم آف دی سیز‘‘ رکھا گیا ہے۔

یہ دنیا کا سب سے بڑا مسافر بردار کروز شپ ہے جس میں 4300 مسافر ایک وقت میں سفر کر سکتے ہیں اور اس کا عملہ 1300 افراد پر مشتمل ہے۔ دیکھنے میں یہ جہاز جسامت کے اعتبار سے کسی شہر سے کم نظر نہیں آتا۔ اس کی لمبائی 229 فٹ ہے جبکہ اس کا وزن 108,000 ٹن سے زیادہ ہے۔ اس میں ٹائی ٹینک کے مقابلے میں 2147 زیادہ مسافر سفر کر سکتے ہیں۔ اس کو ایک دن چلانے کے اخراجات ایک ملین ڈالر آتے ہیں جبکہ اس کے کمروں کا فی ہفتہ کرایہ 1900 ڈالر سے لے کر 22000 ڈالر تک ہے۔ یہ کرایہ حال ہی میں بڑھایا گیا ہے جبکہ 2007ء کے آغاز میں ان کمروں کا کم سے کم کرایہ 700 ڈالر تھا۔ یہ کروز شپ ایک گھنٹے میں 28000 گیلن ایندھن کھا جاتا ہے۔

فریڈم آف دی سیز پر وہ تمام سہولیات موجود ہیں جو کسی شہر میں تفریح کے لئے فراہم کی جا سکتی ہیں۔ اس میں تین سوئمنگ پول ہیں، ایک واٹر پارک ہے، بالغان کے لئے الگ پول موجود ہے۔ اس کے علاوہ کافی شاپس، آئس کریم پارلرز، کئی ڈیوٹی فری شاپنگ مال، متعدد بار، تین ڈیکس پر ہر قسم کے کھیلوں جیسے گالف، باسکٹ بال، سرفنگ وغیرہ کی سہولت موجود ہے، اس پر سکیٹنگ رینک بھی موجود ہے اور کیسینو بھی ہے۔ اس کے کمرے کسی بھی فائیو سٹار ہوٹل سے کم نہیں۔ پوری کروز پر Wi-Fi نیٹ ورک کی سہولت موجود ہے۔ ان گنت مقامات پر فلیٹ پینل ٹیلی ویژن سیٹ نصب ہیں۔ اس پر سفر کرنے والوں کو یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ وہ کسی پانی کے جہاز پر سفر کر رہے ہیں۔

(جنگ سنڈے میگزین 13 جولائی 2008ء)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری محمد امجد جمیل صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں

خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد انور صاحب مورخہ 9مارچ 2011ء کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔آپ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے موصی تھے وصیت 1935ء میں 13 سال کی عمر میں کی۔ 9مارچ کو 11 بجے نماز جنازہ گھر کے سامنے مسلم پارک میں محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب امیر ضلع فیصل آباد نے پڑھائی۔ میت دارالضیافت ربوہ لائی گئی۔ بیت المبارک میں بعد نماز عصر محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نماز جنازہ پڑھائی۔اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی اور موصوف نے ہی دعا کرائی۔خاکسار کے والد صاحب نظر کمزور ہونے کے باوجود نماز تہجد اور نماز باجماعت کے پابند تھے۔ بڑھاپے کی کمزوری کی وجہ سے جب بھی نماز کا وقت ہوتا خاکسار کو نماز پڑھانے کیلئے کہتے اور آخری نماز باجماعت سہارا لے کر ادا کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوضو رہنے کی کوشش کرتے اور ہر وقت دعاؤں اور ذکر الٰہی میں ہی مشغول رہتے۔اکثر دوست احباب دعا کیلئے کہتے رہتے ہمیشہ محبت سے دعا کرتے اور ہر بچے بڑے کا نام یاد رکھتے۔جب بھی وہ دوست ملتے خود ہی اس کام کے بارے میں پوچھتے بس اتنا ضرور کہتے کہ جب کام ہوجائے تو مجھے ضرور بتا دیا کریں۔جماعت کا کوئی بھی اجلاس ہو ہمیشہ شامل ہونے کی کوشش کرتے خاکسار بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ نماز جمعہ اور اجلاس میں شرکت کیلئے پوری کوشش کرتا بلکہ خاکسار آپ کو لے جانے کیلئے ہر مصروفیت کو چھوڑ دیتا۔ والد صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لمبا عرصہ سیکرٹری مال چک جھمرہ کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی۔والد صاحب کے دادا جان مکرم چوہدری دین محمد صاحب ذیلدار آف چوہدری والا تحصیل بٹالہ ضلع گورداس پور ''لیکھرام قتل کیس'' میں جامہ تلاشی کے سلسلہ میں محمد بخش SHO اور انگریز DSP کے ہمراہ حضرت مسیح موعود کے گھر گئے بعد میں گھر آ کر اکثر ذکر حضرت صاحب کا ہوتا رہا۔ان کے بیٹے چوہدری عبدالرحیم صاحب ذیلدار کو احمدی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس طرح ان کے خاندان کو احمدی ہونے کی توفیق ملی۔انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیٹا خاکسار ،دو بیٹیاں مکرمہ حصفیہ تسنیم اہلیہ مکرم چوہدری منیر احمد انجم صاحب اٹھوال بیلجیئم اور مکرمہ منورہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالجلیل صاحب رندھاوا لندن یادگار چھوڑی ہیں۔احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ان کو اپنے ہاں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو مقبول خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے اور اولاد کا حامی وناصر ہو۔آمین

رضا خان پہلوی

جدید ایران کے حکمران

(1925-41ء)

ایران کے سابق بادشاہ۔ پہلوی شاہی خاندان کے بانی رضا خان پہلوی 16 مارچ 1878ء کو صوبہ ماژندران کے شہر الاشت (Alasht) میں پیدا ہوئے۔ان کے والد کرنل عباس علی خان ماژندران میں مقیم فوج کے افسر تھے۔اس کے علاوہ وہ پہلوی قبیلے کے ایک اہم رکن اور متوسط طبقے کے زمیندار تھے۔ اپریل 1878ء میں والد کا انتقال ہوا تو والدہ انہیں شوہر کے عزیزوں کے پاس تہران لے آئیں۔ رضا خان پڑھنے میں کامیاب نہ ہوسکے اوران پڑھ ہی رہے۔14 برس کی عمر میں انہوں نے پرائیویٹ طور پر ایرانین ملٹری یونٹ (قزاق بریگیڈ) میں داخلہ لیا جہاں انہوں نے روسی استادوں سے تربیت حاصل کی۔رضا خان ایک بہادر، ذہین اور ذمہ دار فوجی افسر بنے۔ان میں لیڈر بننے کی تمام صلاحیتیں موجود تھیں۔انہوں نے اپنے سے قابل ساتھیوں میں زیادہ ترقی کی۔

1919ء میں انہوں نے جنگی قبائل اور چھوٹے چھوٹے خود مختار حکمرانوں کو شکست دیتے ہوئے ایک بار پھر ایران میں مرکزی اقتدار قائم کیا۔ اس وقت احمد شاہ قاچار ایران کا بادشاہ تھا جو کہ ایک ناتجربہ کار نوجوان تھا۔قاچاریوں کے عہد میں ایران طوائف الملوکی کا شکار ہوچکا تھا اور بادشاہ کی حیثیت غیرملکی طاقتوں کے ہاتھوں ایک کٹھ پتلی کی سی رہ گئی تھی۔

نوجوانوں میں احمد شاہ قاچار حکومت کے خلاف عام اضطراب پایا جاتا تھا۔ 15 فروری 1921ء کو رضا خان نے 3 ہزار فوجیوں کی مدد سے فوجی بغاوت کے ذریعے مسلح افواج کا کنٹرول سنبھال لیا۔رضا خان نے احمد شاہ قاچار کے ساتھ وفاداری کا اعلان کردیا۔ دوسرے ہی دن احمد شاہ نے ضیاء الدین طباطبائی کو وزیراعظم اور رضا خان کو مسلح افواج کا کمانڈر انچیف اور وزیر جنگ مقرر کیا کیونکہ رضا خان نے احمد شاہ کے حق میں تہران پر قبضہ کیا تھا۔

31/اکتوبر 1923ء کو رضا خان نے وزیراعظم کا عہدہ بھی سنبھال لیا۔ اسی دوران احمد شاہ قاچار خرابی صحت کے باعث پیرس چلا گیا اور اپنے بھائی کو ولی عہد مقرر کیا۔ ایران کے تمام صوبوں سے رضا خان کو عرضداشتیں موصول ہونے لگیں کہ ملک میں جمہوریت کا اعلان کردیا جائے۔ کئی لوگوں نے جمہوریت کی مخالفت کی۔ بالآخر رضا خان کو ملک میں مارشل لاء نافذ کرنا پڑا۔

فروری 1925ء میں پارلیمنٹ (مجلس) نے رضا خان کو بے پناہ اختیارات تفویض کر دیئے۔ 31/اکتوبر 1925ء کو مجلس نے کثرت رائے سے قرارداد منظور کی کہ مجلس شوریٰ ملی فلاح عامہ کے پیش نظر شاہ کی غیرموجودگی میں احمد شاہ مرزا کو معزول کرتی ہے اور آئین اور دوسرے قوانین کی حدود میں رہتے ہوئے عبوری حکومت رضا خان کے سپرد کرتی ہے۔

علماء حکام، سیاستدانوں، رجعت پسندوں، قوم پرستوں اور اعتدال پسندوں نے رضا خان سے استدعا کی کہ وہ ایران کا تاج وتخت سنبھال لیں۔ 13 دسمبر 1925ء کو مجلس نے رضا خان کو ''پہلوی'' کے لقب سے ایران کا بادشاہ منتخب کرلیا۔ مجلس دستور ساز کے اجلاس میں دستور میں ترمیم کرکے خاندان قاچار کے افراد کو تخت سے محروم کر دیا گیا۔اس طرح قاچار بادشاہت کا 125 سالہ دور ختم ہوا۔

26/اپریل 1926ء کو رضا خان کی باقاعدہ رسم تاجپوشی ہوئی۔اس کے ساتھ ہی رضا خان نے اپنی آمرانہ شہنشاہت کا آغاز کیا۔ انہوں نے کئی لبرل اصلاحات نافذ کرکے اتاترک کے نقش قدم پر چلنا شروع کیا۔ پارلیمنٹ نے ملک بھر میں جدید تعلیم عام کرنے کے لئے قانون منظور کیا اور ملکی مالیات کا نصف حصہ تعلیم کے لئے وقف کردیا گیا۔ ملٹری اکیڈمی قائم ہوئی اور ابتدائی فوجی سکول تہران، تبریز، مشہد، اصفہان اور کرمان شاہ میں قائم کئے گئے۔1927ء میں ملکی سرمائے سے قومی بینک قائم ہوا جس سے ملکی معیشت میں آسانیاں پیدا ہوگئیں۔شمالی ایران کو جنوبی ایران سے اور مشرقی ایران کو مغربی ایران سے بذریعہ ریل ملانے کا منصوبہ بنایا گیا۔ چنانچہ 1927ء میں ٹرانس ایرانین ریلوے قائم ہوئی اور ملک بھر میں ریلوے کا وسیع جال پھیلایا گیا۔ 1939ء میں ریلوے کی تکمیل ہوئی۔1932ء میں ٹیکنیکل سکول کا قیام عمل میں آیا۔ یہ سکول جرمن ماہرین صنعت نے قائم کیا تھا۔ 1939ء میں سوتی کپڑے کے کارخانے ماژندران میں قائم ہوئے۔ اصفہان میں اونی کپڑے بنانے کے کارخانے قائم ہوئے۔ان کے علاوہ سیمنٹ بنانے اور شکرسازی کے کارخانے بھی قائم ہوئے۔ 1940ء میں وزارت صحت قائم ہوئی۔شہروں اور بڑے دیہات میں ہسپتال قائم کئے گئے۔ 1935ء میں ایران کی پہلی یونیورسٹی (تہران) میں قائم ہوئی۔

اس کی جدید تعلیم کی علماء نے زبردست مخالفت کی۔مگر وہ اسے خاطر میں نہ لایا۔عورتوں کے پردہ کرنے پر پابندی عائد کردی گئی۔ایران مغربیت کی طرف مائل ہوا۔ یورپی لباس لازمی قرار دے دیا گیا۔21 مارچ 1935ء کو ملک کا نام فارس سے تبدیل کرکے ایران رکھا گیا۔ 1937ء رضا خان نے معاہدہ سعید آباد کیا جس کی رو سے ایران، ترکی اور افغانستان کا اتحاد قائم ہوگیا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران رضا نے روس اور برطانیہ کی حمایت ترک کرکے نازی جرمنی کی حمایت و مدد شروع کردی۔ جرمنی کے طیارے ایران سے سپلائی حاصل کرنے لگے۔ 1941ء میں رضا نے ایران میں مقیم جرمنوں کو نکال باہر کرنے کا مطالبہ مسترد کر دیا تو 25 /اگست 1941ء کو روس اور برطانیہ نے اپنی فوجیں ایران میں داخل کر دیں۔ برطانوی فضائی بیڑے نے ایران کے دفاعی نظام کو تباہ کر دیا اور تبریز شہر پر بھی قبضہ کرلیا۔ بالآخر رضا خان نے برطانیہ کو رسد کے لئے خلیج فارس کو استعمال کرنے کی اجازت دے دی۔16 ستمبر 1941ء کو رضا شاہ خان اپنے 22 سالہ ولی عہد شہزادہ محمد رضا شاہ پہلوی کے حق میں تخت و تاج سے دستبردار ہوگئے۔معزولی کے بعد رضا نے کینیڈا جانے کی خواہش ظاہر کی لیکن برطانوی حکومت نے پہلے تو انہیں ماریشس بھیجا اور بعدازاں جوہانسبرگ (جنوبی افریقہ) جلاوطن کر دیا۔ جہاں وہ 26 جولائی 1944ء کو 66 سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ 1950ء میں رضا خان کا جسد خاکی تہران لایا گیا اور شاہ عبدالعظیم کے مزار کے احاطے میں دفن کیا گیا۔

☆......☆......☆

گمشدہ نقدی

مکرم رضوان محمود صاحب بشیر آباد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بٹوہ مورخہ 10 مارچ 2011ء کو قدوس کریانہ سٹور سے لے کر کالج روڈ کے درمیان کہیں گر گیا ہے اس میں مبلغ 5260 روپے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو اس پتہ پر اطلاع دیں۔

ندیم احمد تنویر بٹ محلّہ بشیر آباد ربوہ

0336-6263503

کیپسول روح شباب
یہ دوا امنگوں کو بڑھاتی اور شباب رفتہ کو واپس لاتی ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

نکاح

مکرم عبدالخالق شاد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حلقہ گلشن پارک (مغل پورہ) لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم عبدالسلام شاد صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ ملیحہ مظفر صاحبہ بنت مکرم مظفر احمد صاحب اقبال ٹاؤن لاہور کے ساتھ مورخہ 20 فروری 2011ء کو بمقام بیت التوحید اقبال ٹاؤن میں بعوض ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر بعد نماز ظہر مکرم محمد اسماعیل مبشر صاحب نے کیا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کیلئے نیز جماعت کیلئے یہ رشتہ بابرکت کرے۔ دونوں میاں بیوی کو حضور انور کی توقعات پر پورا اترنے والا بنائے اور یہ رشتہ ہر لحاظ سے ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین

ولادت

مکرم عبدالعزیز صاحب کارکن نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل وکرم سے خاکسار کو مورخہ 6 مارچ 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام رومیہ عزیز تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالمجید صابر صاحب اور مکرمہ منیرہ نور صاحبہ دارالعلوم شرقی مسرور کی پوتی اور مکرم محمد امجد صاحب اور مکرمہ آسیہ امجد صاحبہ دارالعلوم جنوبی احد کی نواسی ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ مکرمہ نویدہ عزیز صاحبہ اور بیٹی کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے نیز نیک، صالحہ، والدین کیلئے قرۃ العین اور خلافت احمدیہ کی وفادار بنائے۔ آمین

تصحیح

مکرم سید مولود احمد شاہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

محترم والد صاحب محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کی ولادت کے متعلق روزنامہ الفضل مورخہ 9 مارچ 2011ء میں یہ تحریر ہوا ہے کہ آپ کی ولادت قادیان میں ہوئی۔ یہ درست نہیں ہے۔ آپ کی ولادت رعیہ کی ہے۔ احباب برائے مہربانی درستی فرمالیں۔

☆......☆......☆

خبریں

نظام کو پٹڑی سے اتارنے کی سازش کا حصہ نہیں بنیں گے

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ نظام کو پٹڑی سے اتارنے کی سازش کا حصہ نہیں بنیں گے، آئینی حدود میں کام کر رہے ہیں، (ن) لیگ کے ساتھ ریلیشن شپ جاری رہے گی۔ ریمنڈ ڈیوس کا معاملہ عوامی امنگوں کے مطابق حل کیا جائے گا۔

ریمنڈ کے استثنیٰ کا فیصلہ ٹرائل کورٹ کرے گی

لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس اعجاز احمد چودھری نے دو پاکستانیوں کے قاتل امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کو ممکنہ طور پر سفارتی استثنیٰ دیئے جانے، امریکہ کے حوالے کرنے اور کوٹ لکھپت جیل سے اڈیالہ جیل منتقل کرنے کے خلاف دائر درخواستیں نمٹاتے ہوئے قرار دیا ہے کہ ملزم عدالتی تحویل میں ہے اور معاملہ ٹرائل کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ وہی عدالت ملزم کو سفارتی استثنیٰ حاصل ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کرے گی۔

بینک کی بااختیار کمیشن بنانے کی تجویز

سپریم کورٹ نے 256 ارب روپے کے قرضوں کی معافی کیس کی سماعت کے دوران قرضوں کی وصول کیلئے بااختیار کمیشن قائم کرنے سے متعلق سٹیٹ بینک کی تجویز قبول کر لی اور اس سلسلے میں جسٹس (ر) سلیم اختر کی سربراہی میں دو رکنی کمیشن قائم کر دیا جسے تین ماہ میں عبوری جبکہ 6 ماہ میں مکمل رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کر دی گئی۔

جاپان میں ہلاکتیں، 30 ہزار ہوگئیں

جاپان کے فوکوشیما ایٹمی پلانٹ پر بھی دھماکہ ہو گیا جس کے نتیجے میں 6 فوجیوں سمیت 7 افراد لاپتہ اور تین زخمی ہو گئے جبکہ تیسرے ایٹمی پلانٹ میں بھی دھماکے کا خدشہ پیدا ہو گیا۔ زلزلے سے ہلاکتیں تیس ہزار ہو گئی ہیں۔ ملک کے ساحلی علاقے سے دو ہزار سے زائد افراد کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔

جاپان میں زلزلہ، زمین اپنے محور سے 4انچ ہٹ گئی

جاپان میں آنے والا زلزلہ اتنا شدید تھا کہ اس سے زمین اپنے محور سے 4 انچ ہٹ گئی۔ جبکہ زلزلے اور سونامی سے جاپان کو سو ارب ڈالر نقصان کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ دوسری جانب امریکی جیولوجیکل سروے نے کہا ہے کہ زلزلے کے نتیجے میں چاروں طرف سے سمندر میں گھرا جاپان کا ملک آٹھ انچ پیچھے ہو گیا۔

افغانستان، فوجی بھرتی مرکز پر خودکش حملہ 37 افراد ہلاک

افغانستان کے شمالی صوبے قندوز میں فوجی بھرتی مرکز پر خودکش حملے میں 37 افراد ہلاک اور 40 شدید زخمی ہو گئے۔ نائب صوبائی گورنر حامد اللہ دانش کے مطابق خودکش حملہ آور پیدل تھا اور اس نے خود کو فوجی بھرتی مرکز کے باہر قطاروں میں کھڑے آدمی رضا کاروں کے درمیان اڑا لیا۔

عراق میں کار بم دھماکہ سے 10 فوجی ہلاک 38 زخمی

عراقی صوبے دیالہ میں فوجی ہیڈ کوارٹرز کے قریب کار بم دھماکے میں 10 فوجی ہلاک اور 38 زخمی ہو گئے۔ حکام کے مطابق دھماکہ دارالحکومت بغداد سے قریباً 70 کلومیٹر شمال مشرق میں صوبہ دیالہ کے علاقے کانان میں کیا گیا جہاں بارود سے لدے ٹرک میں سوار خودکش بمبار نے چوکی عبور کرنے کے بعد ٹرک کو فوجی اڈے کی ایک عمارت کے باہر ٹکرا دیا۔

گرمیوں میں 6 سے 14 گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوسکتی ہے

وزارت پانی وبجلی نے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی اور دیگر اعلیٰ حکام کو قبل از وقت ہی رپورٹ دے دی ہے کہ عوام کو موسم گرما میں طویل دورانیے کی بجلی کی لوڈشیڈنگ کا سامنا ہو گا۔ شہروں میں 6 سے 8 اور دیہات میں 12 سے 14 گھنٹے کی لوڈشیڈنگ ہو سکتی ہے۔

زمبابوے کو شکست دے کر پاکستان نے کوارٹر فائنل کیلئے کوالیفائی کر لیا

پاکستان آئی سی سی ورلڈکپ کے میچ میں زمبابوے کو 7 وکٹوں سے شکست دے کر گروپ اے میں 8 پوائنٹس کے ساتھ دوسرے نمبر پر آ گیا اور اس کی کوارٹر فائنل میں شرکت کنفرم ہو گئی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 16۔مارچ

طلوع فجر	4:52
طلوع آفتاب	6:16
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:19

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی =/120 روپے بڑی =/480 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

کوٹھی برائے فروخت
ناصر آباد شرقی، جگہ دس مرلہ، 5 بیڈ روم اٹیچڈ باتھ رومز دو ٹی وی لاؤنج۔ دو کچن۔ ڈرائنگ روم وغیرہ قابل فروخت ہے۔ برائے رابطہ: 0333-9797680

پلاٹ برائے فروخت
ساہیوال روڈ پر 14 مرلے کا کارنر کا پلاٹ برائے فروخت۔ محلّہ دارالنصر ربوہ بلاک نمبر 6 قطعہ نمبر 1
محمد اسلم خالد فون: 00442085168137
03244790541-6212011

ضرورت اساتذہ
الصادق اکیڈمی میں مرد و خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت ایم اے انگلش، ایم ایس سی، بی اے، بی ایس سی، بی ایڈ ہو۔ جماعتی تعلیمی ادارہ جات کے سکیل کے مطابق تنخواہ دی جائے گی۔ خواہشمند احباب وخواتین انٹرویو کے لئے مورخہ 20,19 مارچ بروز ہفتہ، اتوار صبح 9:00 بجے سے 04:00 بجے تک الصادق اکیڈمی گرلز سیکشن شکور پارک تشریف لائیں اپنی درخواست مکمل ڈاکومنٹس کی فوٹو کاپی کے ساتھ ہمراہ لائیں۔ شکریہ
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
6214434-6212034

FD-10

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
اٹک پٹرولیم
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
سروس اسٹیشن کی سہولت پمپ کے اندر بھی موجود ہے
ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
کار فل سروس -/150
کار واش -/70
جنریٹر کی سہولت
نئی انتظامیہ کے ساتھ
احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289